منقبت

پروفیسر خالد شبیر احمد

خلیفۂ بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اُمّت میں سب سے بڑھ کر ہیں صدیقؓ محترم
سر جن کے در پہ عشق بھی کرتا ہے اپنا خم

ہے دھوم جن کے نام کی شرق اور غرب میں
جن کی حیات و ذات نہیں معجزے سے کم

سارا ہی گھر حضور ﷺ کے قدموں پہ لا رکھا
کس درجہ اوج پر ہے یہ ایثار ذی حشم

ہر امتحاں کے وقت میں ثابت قدم رہے
کفار اُن پہ ڈھاتے رہے گرچہ سو ستم

سرکار کے مزاج سے کیا آشنا تھے آپ
تھاما جنھوں نے ختمِ نبوّت کا بھی علم

تقلید میں حضور کی صدیق ہیں مثال
نام اس لیے بھی آپ کا ہے عرش پہ رقم

ہے غار ثور آپ کی عظمت کی ترجماں
خلوت تھی، رب تھا، آپ تھے یا پھر شہِ اُمم

وہ سرخرو دونوں جہانوں میں بالیقیں
آتی ہے دل سے میرے صدا یہی دم بدم

اک دھوم سے مچی ہے یہاں اُن کے نام کی
گُن گا رہے اُن کے عرب ہوں کہ یا عجم

منکر تھے جو زکوٰۃ کے اُن سے کیا قتال
اُن کی وفا پہ کھاتا ہے خود دین بھی قسم

سرکار مصطفیٰ ﷺ کے ہیں صدیقؓ جانشین
رتبہ نہ اُن کا ہو گا کسی طور اس سے کم

یہ بھی تو میری اُن سے عقیدت کا ہے صلہ
ہے لب پہ اُن کا نام تو آنکھیں ہیں میری نم

فاروقؓ ذی وقار تھے صدیقؓ کے وزیر
عثمانؓ اور علیؓ بھی تھے ہمراز و ہمقدم

میں کس طرح بیاں کروں اُن کی شان کو
قدموں کے جن کی خاک ہیں ہم سب کے اَب وعم

خالدؔ تو اور مدحتِ صدیق کا خیال
ہے حرف حرف گنگ تو عاجز ہے یہ قلم

رس گھولتا ہے کانوں میں اقبال کا یہ شعر
علم و ادب کی دنیا کا شہکار ذی حشم

”پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے خدا کا رسول بس“

☆......☆......☆